



سوال

(135) احناف کا لقمہ دینے پر نماز کو باطل قرار دینے کی کیا حقیقت ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مقتدیوں کے امام کو لقمہ دینے پر کیا دلائل ہیں؟ اور احناف کا لقمہ دینے پر نماز کو باطل قرار دینے کی کیا حقیقت ہے؟ اس مسئلہ کے مالمہ و ماعلیہ پر روشنی ڈال کر مشکور فرماویں اور اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھیے۔ السائل: محقق جالندھری

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

امام کے نسیان کے وقت، لقمہ دینا بلا کراہت جائز ہے، رومی الوداؤد بسندہ عن یحییٰ النکائی، عن المسور بن یزید الأسدي الناکبی، أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - قال یحییٰ و ربنا قال: شہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - یقرأ فی الصلاة فترک شیئاً لم یقرأه، فقال له رجل: یا رسول اللہ، ترکت آية کذا وکذا، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «لما ذکرתיہنا،، الحديث (ثم روى) عن سالم بن عبد اللہ، عن عبد اللہ بن عمر، أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: "صلى صلاة، فقرأ فيها فليس عليه، فلما انصرف قال الأبي: «أصليت معنا؟» قال: نعم، قال: «فما منك»، (الوداؤد: كتاب الصلاة، باب الفتح على الإمام في الصلاة (1/558 (907) و صح عن علي أنه قال: "استطعمكم الإمام فاطعموه،، ذكر الحافظ في التلخيص وصححه. (284/1)

حنفیہ کے نزدیک امام کو لقمہ دینا مکروہ ہے دلیل میں الوداؤد (كتاب الصلاة، باب النهي عن التلقين (1/559 (908). کی یہ روایت ذکر کرتے ہیں: "عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لا تفتح علی الإمام فی الصلاة،، لیکن اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں۔

اولاً: یہ روایت منقطع ہے "قال الوداؤد: ابو اسحاق لم یسمع من الحارث، إلا أربعة أحادیث یس بذامنها،،

ثالثاً: یہ حدیث بقاعدہ حنفیہ منسوخ ہے کیونکہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ اس کے خلاف مروی ہے۔

کتبہ عبید اللہ الرحمانی المبارکپوری مدرس بالمدرسة الرحمانية دارالحدیث بدلی

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب



فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 231

محدث فتویٰ